فکر و نظر.......... اسلام آباد　　　جلد: ۴۷　　　شمارہ: ۱

تعارف و تبصرۂ کتب

نام کتاب	:	ادبی چوپال
مصنف	:	ڈاکٹر سیّد شبیہ الحسن
طابع	:	سیّد اظہار الحسن رضوی
پبلشر	:	اظہار سنز، اُردو بازار، لاہور
قیمت	:	۲۲۵ روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر☆

چوپال، ایسا مسحور کن لفظ ہے جو ہمیں اپنے شاندار ماضی میں لے جاتا ہے۔ وہ جگہ جہاں دن بھر کی محنت مزدوری اور مشقت کے بعد گاؤں کے لوگ اپنی تکان اُتارنے کے لیے اِدھر اُدھر کی باتیں، ایک دوسرے کا حال احوال جاننے، اور آپس کے دُکھ درد بانٹنے کے لیے جمع ہوا کرتے تھے۔

آج کے تیز تر زندگی کے دور میں جب معاش کی فکر میں لوگوں کو اپنی بھی خبر نہیں رہی۔ ایسے میں علم و ادب کی دنیا کے شہسوار ڈاکٹر سیّد شبیہ الحسن نے ماضی و حال کے ''نایاب، کمیاب اور احباب'' کو اپنی ''ادبی چوپال'' میں جمع کر دیا ہے۔

وہ چشم تصور میں علم و ادب کی دنیا کے ''نایاب'' لوگوں کو اپنی ادبی چوپال میں جمع کر کے اُن سے محوِ گفتگو ہیں۔ جبکہ ادبی دنیا کے ''کمیاب'' لوگوں کو بھی اپنی ادبی چوپال میں جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ''احباب'' تو خود اُن کی علمی و ادبی کاوشوں کے مداح اور اسیر ہیں۔ وہ تو خود بخود سیّد شبیہ الحسن کی ''ادبی چوپال'' کی رونق بن گئے ہیں۔

علم و ادب کے گوہر نایاب، جنہیں وہ چشم تصور سے اپنی ادبی چوپال میں بصد احترام لے آئے ہیں، اُن میں خود فراموش شاعر مجاز لکھنوی، وقت کی آواز، ناصر کاظمی، کھلنڈرا شاعر جون ایلیا، محبت و انقلاب کے شاعر احمد فراز، ہمہ جہت تخلیق کار ڈاکٹر سہیل احمد خان اور آبروئے صحافت حمید کوثری شامل ہیں۔

☆ انچارج، بچوں کا ادب، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سیّد شبیہ الحسن نے مجاز لکھنوی کی ذات، کردار اور شاعری کا عقیدت و احترام سے ذکر کرتے ہوئے انہیں اُردو زبان کا ''لیجنڈ شاعر'' قرار دیا ہے۔ اس کے ثبوت میں ان کے لاتعداد اشعار پیش کیے ہیں۔ شاعر خود فراموش کے طور پر مجاز لکھنوی کا یہ شعر قابل ذکر ہے:

سب کا تو مداوا کر ڈالا، اپنا ہی مداوا کر نہ سکے
سب کے تو گریباں سی ڈالے اپنا ہی گریباں بھول گئے

سیّد ناصر رضا، جو ناصر کاظمی کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں، وہ ایک صاحب طرز شاعر کے طور پر دنیا کے ادب میں جلوہ افروز ہوئے۔ اُن کی نظم و نثر کے کئی مجموعے اُن کی زندگی میں شائع ہوئے۔ جن پر اہل علم و فن نے انہیں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ اُن کے بے شمار اشعار زبان زدِ عام ہیں۔

اے دوست ہم نے ترکِ تعلق کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

سیّد شبیہ الحسن کی ادبی چوپال کی ایک اہم شخصیت جون ایلیا ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری میں سماجی ناانصافی، عدم مساوات اور معاشرتی ناہمواریوں کے خلاف مسلسل صدائے احتجاج بلند کی۔ حساس طبیعت کے مالک جون ایلیا، دنیاوی معاملات میں اُلجھنے کے بجائے اس خارزار سے دور رہنے کے لیے کوشاں رہے۔ جس کا اظہار وہ اس طرح کرتے ہیں:

نہیں دنیا کو جب پروا ہماری
تو پھر دنیا کی پروا کیوں کریں ہم

احمد فراز جسے سیّد شبیہ الحسن نے ماضی، حال اور مستقبل کا شاعر قرار دیا ہے۔ وہ بھی ان کی ادبی چوپال میں پوری شان و شوکت کے ساتھ موجود ہیں۔ احمد فراز نے اپنی رومانوی اور انقلابی شاعری سے نوجوان نسل کو بہت متأثر کیا ہے۔ ان شعری مجموعوں میں تنہا تنہا اور جاناں جاناں کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہے۔

استاد، نقاد، شاعر، مدیر، دانشور اور منتظم، اگر یہ تمام خوبیاں کسی ایک شخصیت میں جمع ہو جائیں تو اسے ڈاکٹر سہیل احمد خاں کہتے ہیں۔ سیّد شبیہ الحسن نے اپنی ادبی چوپال میں اُن کے بلند مرتبہ و مقام کے پیش نظر ''علم و دانش کا عظیم کہسار'' کہہ کر استقبال کیا ہے۔

ادبی چوپال کے مصنف، خود ادب و صحافت کے میدان کے شہسوار ہیں۔ اس لیے انہوں نے

اپنی ادبی چوپال میں آبروئے صحافت، حمید کوثری کو بھی دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا ہے۔ حمید کوثری کے قلم سے نکلنے والے سیاسی، سماجی، شخصی اور بین الاقوامی موضوعات پر ان کے سچ پر مبنی اداریوں نے انہیں آسمانِ صحافت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔

سیّد شبیہ الحسن نے زندہ و موجود ممتاز علمی و ادبی شخصیات کو ادبی چوپال میں نمایاں جگہ دیتے ہوئے شہزاد احمد کو ایک عہد آفریں شاعر، ڈاکٹر انور سدید کو اُردو ادب کا فرہاد، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کو انتخاب زریں کا پرتو، ڈاکٹر سعادت سعید کو جدید تہذیبی اقدار کا امین، خورشید بیگ میلسوی کو اُجالوں کا سفیر، اختر سعیدی کو عزم و ہمت کا شاعر، جمیل صادق کو ذات سے کائنات تک کا مسافر، ممتاز راشد کو صحرائے قطر کا آہو، اور کنول فیروز کو محبت و سچائی کا شاعر قرار دیا ہے۔

ادبی چوپال میں سیّد شبیہ الحسن نے اپنے دوست احباب کو بھی نظرانداز نہیں کیا، بلکہ اُن کے مرتبہ و حیثیت کے مطابق جگہ دی ہے۔ ان دوست احباب میں زاہد شمسی، ظفر چشتی، تنویر حسین، نذیر اے قمر، شفیق الرحمٰن الہ آبادی، اسد اعوان، سیّد روح الامین، عظیم کمال، شبہ طراز، شاہد چودہری، وحید عزیز، قدرت اللہ شہزاد، الویرا یاسمین علی اور محمد آصف وٹو شامل ہیں۔

دنیا میں عام طور پر ہر فرد کے اپنے میدانِ کار میں ذاتی دوست احباب کا وسیع حلقہ ہوتا ہے، جسے وہ موقع غنیمت جان کر ہر جگہ متعارف کرواتا ہے۔ سیّد شبیہ الحسن نے بھی علم و ادب کی دنیا کے دوست احباب کو ادبی چوپال میں روشناس کروانے کا حق ادا کر دیا ہے۔

ڈاکٹر شبیہ الحسن نے قیامِ پاکستان کے بعد کے جن چھ اصحابِ علم و فن کو ''نایاب'' قرار دے کر اپنی چوپال میں نمایاں ترین جگہ دی ہے۔ ان میں اگر شہرہ آفاق شاعر احمد ندیم قاسمی، منفرد نظریاتی شاعر نعیم صدیقی اور دنیائے صحافت کے آفتاب و ماہتاب میر جمیل الرحمٰن کو شامل کر لیتے تو ادبی چوپال کی رونقوں میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا۔

اسی طرح ''کمیاب'' میں انور مسعود، سرفراز شاہد، ڈاکٹر وزیر آغا اور صحافتی میدان کی بلند پایہ شخصیت مجید نظامی کی پذیرائی کرتے تو ''ادبی چوپال'' کو چار چاند لگ جاتے۔

مجموعی طور پر نایاب، کمیاب اور احباب کو ''ادبی چوپال'' میں رونق بخش کر، سیّد شبیہ الحسن نے نوواردانِ علم و ادب کے لیے گراں قدر کوشش کی ہے۔ اُمید ہے کہ علم و ادب کی وادیٔ پرخار میں قدم رکھنے والوں کو ان اصحاب علم و فن کے افکار و خیالات کی روشنی میں آگے بڑھنے کے مواقع ملیں گے۔

☆☆☆☆☆